بسم اللہ الرحمن الرحیم

قَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِتَّبِعُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ فَاِنَّہٗ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِی النَّارِ رواہ ابن ماجہ

مُدیرِ مسئول
حکیم سید غلام معین الدین نعیمی (کاکاخیل)
مقامِ اشاعت
نعیمی دواخانہ - لال کھوہ موچی گیٹ - لاہور

باحسانِ کرم
اعلیٰحضرت امام اہلسنت مجدد مائۃ حاضرہ مولٰنا احمد رضا خاں صاحب قادری قدس سرہٗ
بیادگار
صدر الافاضل استاذ العلماء حضرت علامہ مولٰنا سید محمد نعیم الدین صاحب مرادآبادی قدس سرہٗ
بالطافِ عالیہ
تاج العلماء حضرت علامہ مولٰنا مفتی محمد عمر صاحب نعیمی مدظلہٗ کراچی
نائب مدیر غلام قطب الدین احمد نعیمی بجاتی

ہفت روزہ سوادِ اعظم لاہور

فی پرچہ ۱۶ پیسے — ششماہی چار روپے — سالانہ ... روپے

جلد ۷ — ۲۰ صفر المظفر ۱۳۸۳ھ — بروز جمعۃ المبارک — ۱۲ جولائی ۱۹۶۳ء — شمارہ ۶۵

صابر کراچی

داتا گنج بخش

سراج العارفین اولیا حضرت عثمان بن علی ہجویری المعروف داتا گنج بخش لاہوری

(بقیہ صفحہ ۴)

کیا بتائیں کیسے ہیں داتا گنج بخش
وہ قمر سیما ہیں داتا گنج بخش
قبلۂ مقصود اہلِ معرفت
مظہرِ نورِ خدا ہیں مصطفےٰ
خواجۂ اجمیر محبوب الٰہی اور فرید
کس نے طوفاں سے بچایا ناؤ کو
لے کے چلئے امتِ سرکار کو
آپ ہیں لاہور میں لیکن یہاں

داتا ال... آتا ہیں داتا گنج بخش
نور سرتاپا ہیں داتا گنج بخش
تیرے نقشِ پا ہیں داتا گنج بخش
سایۂ مولا ہیں داتا گنج بخش
آپ کے شیدا ہیں داتا گنج بخش
ناخدا گویا ہیں داتا گنج بخش
بابِ جنت وا ہیں داتا گنج بخش
مضطرب منگتا ہیں داتا گنج بخش

سوئے صابر ہو نگاہِ التفات
لطف سرتاپا ہیں داتا گنج بخش

دیگر

سر ہے اور سر میں ہے عشقِ لازوالِ گنج بخش
کس قدر پیارا ہے حسنِ بے مثالِ گنج بخش
اللہ اللہ شانِ معراجِ کمالِ گنج بخش
غرق تھے محوِ ولائے سیدِ لولاک ہیں
گنج بخشِ فیضِ عالم مظہرِ نورِ خدا
ناقصاں را پیرِ کامل کاملاں را رہنما
خواجۂ اجمیر، قطب الدین اور گنجِ شکر
دست بوسی کے لئے مقبولیت آگے بڑھی
ہو رہا ہے ایک عالم انکے در سے فیضیاب

دل ہے اور دل میں ہے تصویرِ خیالِ گنج بخش
ہے جمالِ خسروِ خوباں جمالِ گنج بخش
صاحبِ قوسین سے ہے اتصالِ گنج بخش
محو تھا ذکرِ خدا میں ہر کمالِ گنج بخش
ہیں لبِ لال و جبین و خط و خالِ گنج بخش
اس فضیلت میں کوئی نہیں مثالِ گنج بخش
ہیں مثالِ مہر و بدر و ہلالِ گنج بخش
جب اٹھے بہرِ دعا دستِ سوالِ گنج بخش
عام ہے مخلوق پہ جود و نوالِ گنج بخش

پیش گلہائے عقیدت کردے صابر قادری
ہیں شریکِ عرس سب شیریں مقالِ گنج بخش

بعض ممبرانِ قومی اسمبلی کا مکروہ اقدام

بعض ایسے افراد جنہیں جماعتِ اسلامی کے نمائندے اور نیشنل اسمبلی کے رکن ہونے کا شرف حاصل ہے۔ انھوں نے تقریر کرتے ہوئے اسلامی مشاورتی کونسل کے ارکان کو قرآن و حدیث سے ناواقف، شرابی، بے نمازی، حلال کو حرام کرنے والے گروہ سے تعبیر کر کے ایک ایسا مکروہ اقدام کیا ہے جس سے مسلمانانِ پاکستان کو انتہائی تکلیف پہنچی، اسلامی مشاورتی کونسل میں ایسے علماء بھی موجود ہیں جنھوں نے پاکستان حاصل کرنے کی جنگ میں قائدِ اعظم کے ساتھ شدید سے شدید قربانیاں دیں۔ اور پاکستان بننے کے بعد سے اب تک وہ اسلامی احکام کی ترویج اور کتاب و سنت کے مطابق دستور بنانے کا مطالبہ کرتے رہے ہیں اور جن کی دینی و قومی قربانیاں مسلم ہیں۔ ان کے متعلق بدترین الزامات لگانا حد درجہ معیوب اقدام ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ ان ممبران کو اپنا یا اپنے سربراہ کا کردار نظر نہیں آتا، کیا یہ حقیقت ثابت نہیں ہے کہ جماعتِ اسلامی کے سربراہ نفسِ پاکستان کے مخالف تھے۔ اور وہ آپ ہی تو تھے جنھوں نے جہادِ کشمیر کو اسلام کے خلاف ٹھہرانے کی مہم شروع کی اور ناکام ہوئے۔

ہم جانتے ہیں کہ یہ حضرات اسلامی مشاورتی کونسل کے اراکین کے خلاف صرف اس وجہ سے پروپیگنڈہ کر رہے ہیں۔ کہ حکومت نے ان کے افراد مشاورتی کونسل میں شامل نہیں ہے۔ کیا اس کے یہ معنی ہیں کہ اراکین کو گالیاں دی جائیں کیا وہ اراکین اسلامی مشاورتی کونسل کے اراکین پر لگائے ہوئے الزامات ثابت کر سکتے ہیں کیا ان کے لئے یہ بات جائز تھی کہ اسمبلی میں کھڑے ہو کر گالیاں زبان سے نکالیں اور لوگوں کے دل دکھائیں اگر ان ممبران نے اپنے الفاظ واپس نہ لئے تو ہر طرف برہمی پھیل جائے گی۔

غسلِ میت کی سمت

سوال ۱:- اگر میت کو مشرق اور مغرب کی طرف نہلایا جائے اور ساتھ سر نہ اونچا کر دیا گیا ہو۔ کعبہ کی طرف۔ کیا اس کا غسل مکمل ہو گیا یا نہیں۔ اور نہلانے والا ثواب کا مستحق ہے یا گناہ کا۔ اگر اس نے غلط نہلایا ہے کیا اس پر کفر لازم آسکتا ہے؟

سوال ۲:- کیا میت کو پاجامہ پہنانا درست ہے یا نہیں؟

الجواب:- معاذ اللہ کفر سے کیا علاقہ۔ میت کو غسل دیتے وقت خواہ اس طرح لٹائیں جیسے قبر میں رکھتے ہیں یا قبلہ کی طرف پاؤں کر کے جو صورت آسان ہو ہر طرح جائز ہے (باقی صفحہ ...)

ذخیرہ کتب:۔ سید منور علی شاہ صاحب (امریکہ) پیشکش:۔ محمد احمد ترازی

قبولیت دعا کی شرائط

از صوفی مشتاق احمد نقشبندی متوطن کوٹلی لوہاراں شرقی حال دراج گڑھ لاہور

شرط ۱۳ - آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہر بار زبانی ذکر پر ہر بار درود بھیجنا اسے اگر قبولیت دعا کی جان کہ دیا جائے تو بجا ہے۔ کیونکہ مشکوٰۃ المصابیح میں بحوالہ جامع ترمذی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جس شخص کے پاس میرا ذکر آئے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے اس کے لئے ذلت اور رسوائی ہے اور جس پر رمضان کا مہینہ آئے۔ اور گذر بھی جائے اور اس کے گناہ نہ بخشے جائیں تو اس کے لئے بھی ذلت اور رسوائی ہے اور جس شخص کے والدین میں سے ایک یا دونوں زندہ ہوں اور وہ ان کی خدمت کرے اور اس کے ذریعہ سے جنت کے پانے سے محروم رہے اس کے لئے بھی ذلت و رسوائی ہے۔ تو معلوم ہوا کہ ذلت و رسوائی سے بچنے کے لئے درود شریف کا ہر بار ذکرِ مصطفےٰ ہوتے پر پڑھنا ازحد ضروری ہے۔ تاکہ رحمت الٰہی شامل حال ہو۔ اور دعائیں قبول ہوں۔

شرط ۱۴ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہر بار تحریری ذکر ہونے پر مکمل درود شریف لکھنا اور پڑھنا جس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زبانی ذکر کے موقع پر آپ پر درود شریف بھیجنا ضروری ہے۔ اسی طرح جب کسی تحریر میں آپ کا ذکر آئے تو اس موقع پر بھی درود شریف کا لکھنا اور پڑھنا ضروری ہوتا ہے۔ اور پورا درود شریف لکھنا اور پڑھنا چاہیئے یعنی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یا صلے اللہ علیہ وسلم۔ بعض واعظ تقریر میں اور بعض لوگ اپنی تحریر میں آنحضرت صلے علیہ وآلہ وسلم کا ذکر آنے پر درود شریف کے اصل الفاظ صلے اللہ علیہ وسلم یا صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی بجائے اختصار کے طور پر صلعم کر اور لکھ دیتے ہیں۔ یہ طریق نہایت غلط اور ممنوع ہے۔ اور بعض لوگ ایسی تحریروں کو پڑھتے وقت بھی صلے اللہ علیہ وسلم یا صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے الفاظ پڑھنے کی بجائے صلعم کا لفظ بول دیتے ہیں۔ یہ طریق بھی بالکل غلط اور نادرست ہے۔ ایسے لوگ اس بات کو تو پسند نہیں کرتے کہ ان کا اپنا ذکر ان کے اعزازی القاب اور اعزازی الفاظ سے خالی دیکھ کر اور الفاظ کی بجائے اشارہ کر دینے والے حروف لکھ دیئے یا رکھ دیئے جائیں۔ مگر آنحضرت صلے علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ذکر کے وقت آپ پر درود بھیجنے کی بجائے صلعم کا یا صرف ص کا بے معنی لفظ لکھ دیتے یا بول دیتے ہیں۔ جو کہ ایک توہین ہے۔ اور حقوقِ مصطفےٰ کو ضائع کرنا ہے۔

اور حضور پاک صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم شریف لکھتے وقت اس وقت ساتھ ہی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لکھنا چاہیئے اور پڑھنا چاہیئے۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ جس شخص نے کتاب میں میرا نام لکھا اور مجھ پر درود شریف لکھ کر بھیجا۔ اس شخص کے لئے فرشتے ہمیشہ استغفار کریں گے۔ جب تک کہ میرا نام اس کتاب میں باقی رہے گا۔ (جلاء الاذہان صـ۳۳) تو معلوم ہوا کہ جس شخص کے لئے فرشتے استغفار کرتے رہیں گے تو گناہوں کی یقیناً بخشش اور درجات کی بلندی سے دعائیں قبول یقیناً ہوں گی۔

ایک واقعہ ایک صاحب کہتے ہیں کہ میں حدیث شریف لکھتا تھا اور حضور پاک صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسم شریف کے ساتھ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ لکھتا تھا۔ پس میں نے آں جناب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور آپ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم لکھتے ہو یا ذکر کرتے ہو۔ تو درود شریف کیوں نہیں بھیجتے۔ کچھ عرصہ گذر جانے کے بعد پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی تو ارشاد فرمایا۔ کہ تمہارا درود شریف ہم کو پہونچ چکا ہے۔ پس جب تم ہم پر درود شریف بھیجو۔ یا کسی اور الگ جگہ میں ہمارا ذکر کرو تو یوں کہ کر لکھو۔ لکھتے وقت اور پڑھتے وقت صلے اللہ علیہ وسلم۔ ترجمہ: اللہ تعالےٰ رحمت و برکت نازل کرے۔ آپ کی ذاتِ مقدسہ پر اور سلامتی بھی۔

(جلاء الاذہان صـ۳۴)

محمد بن ابی سلیمان فرماتے ہیں۔ میں نے اپنے والد کو خواب میں دیکھا پس میں نے پوچھا کہ اباجی اللہ تعالےٰ نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ فرمایا اللہ تعالےٰ نے مجھے بخش دیا۔ میں نے عرض کی کس وجہ سے فرمایا نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ لکھنے کی برکت سے۔ (جلاء الاذہان صـ۳۴)

اور ایک صاحب محدث فرماتے ہیں۔ کہ ہمارے ایک ہمسایہ کا انتقال ہو گیا پس خواب میں دیکھا گیا۔ پس اس سے پوچھا گیا کہ اللہ تعالےٰ نے تمہارے ساتھ کیا برتاؤ کیا فرمایا۔ بخش دیا۔ پھر پوچھا کس وجہ سے اس نے کہا کہ جب میں دنیا میں حدیث شریف تحریر کرتا تھا اور جب آپ کا اسم شریف آتا تو اس کے ساتھ ہی بھی تحریر کرتا تھا۔ کہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پس درود شریف کی برکت سے مولےٰ کریم نے مجھے بخش دیا۔ (جلاء الاذہان صـ۳۴)

پیر و مرشد کی طرف خط لکھتے وقت یا ان کا ذکر مبارک سناتے وقت بھی ان کے القابات کا ذکر ہر بار کیا جاتا ہے۔ اور ہر بار ذکر کرنا اچھا عمل ہے۔ لیکن حضور پاک صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر مبارک پر صلعم کا لفظ یا صحابہ کرام کے ذکر پر رض اور اولیائے کرام کے ذکر پر رح کا استعمال کرنا حقوقِ مصطفےٰ، حقوقِ صحابہ، حقوقِ اولیائے کرام کو ضائع کرنا ہے۔ حضور پاک صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر مبارک پر ہر بار صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام کے ذکر پر رضی اللہ عنہ اور اولیائے کرام کے ذکر پر رحمۃ اللہ علیہ کہنا ضروری ہے اور خصوصاً حضور پاک صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تو سب سے بڑھ کر محبت ہوگی۔ تب مومن حضور پاک صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک تصور ہوگا۔ جیسا کہ آپ نے فرمایا۔ لا یومن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین۔ تم میں سے کوئی مومن نہیں ہو سکتا جب کہ مجھے اپنے والدین۔ اولاد اور دنیا کے تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ جانے۔ تو لوگوں کی خاطر پورے الفاظ القابات کے استعمال کرنا۔ نواب اور حاکم کے لئے بہترین القابات بولنا اور لکھنا اور سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاطر اختصار سے کام لینا مومن کی شان نہیں ہو سکتی۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر کے وقت آپ پر درود بھیجنا ایک عبادت ہے اور عبادات میں عبادت کے اصل الفاظ کو بیان کرنا ضروری ہوتا ہے اور ان کی طرف اشارہ کر دینے والے کسی لفظ کا استعمال کر دینا جائز نہیں ہوتا۔ مثلاً اگر نماز میں قیام کے وقت (باقی صـ۵ پر)

بعد نماز بلند آواز سے درود شریف پڑھنے کا بیان

(از مولانا ابو داؤد محمد صادق صاحب گوجرانوالہ)

حضور نبیٔ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر رب تعالٰے نے بلند فرمایا ہے۔ بلکہ حضور کا ذکر رب تعالٰے ہی کا ذکر ہے۔ جیساکہ شفا شریف میں مذکور ہے اور درود شریف نہایت اہم ذکر وبہترین وظیفہ ہے اور اس کا پڑھنا بہت بڑی سعادت وبرکت وثواب کا باعث ہے لہٰذا جن مجالس میں درود شریف پڑھا جاتا ہے وہ بڑی بابرکت مجالس ہیں۔ اور نماز کے بعد ملکر بلند آواز سے درود شریف پڑھنا شرعاً جائز ہے۔ اور احادیث مبارکہ سے نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنا ثابت صحیح بخاری شریف میں ہے اِنَّ رَفْعَ الصَّوْتِ بِالذِّکْرِ حِیْنَ یَنْصَرِفُ النَّاسُ مِنَ الْمَکْتُوْبَۃِ کَانَ عَلٰی عَہْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کُنْتُ اَعْلَمُ اِذَا انْصَرَفُوْا بِذٰلِکَ اِذَا سَمِعْتُہٗ یعنی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ پاک میں فرض نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر ہوتا تھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب میں اس ذکر جہر کو سنتا تھا تو معلوم کر لیتا تھا کہ لوگ نماز سے فارغ ہو گئے ہیں۔ (بخاری شریف جلد اول ص۱۱۶) حضرت ابن عباسؓ بچپن شریف کیوجہ سے چونکہ گھر ہی ہوتے تھے، اس لئے ذکر پاک کی آواز اپنے گھر میں سُن کر معلوم کر لیتے تھے۔ کہ اب نماز ختم ہوئی ہے اس سے معلوم ہوا کہ نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنا اور مل کر پڑھنا شرعاً جائز وثابت ہے۔ چنانچہ علامہ ابن حجر نے فتح الباری شرح صحیح بخاری میں اس حدیث کے تحت فرمایا فیہ دلیل علی جواز الجہر بالذکر عقب الصلوٰۃ یعنی اس حدیث میں دلیل ہے کہ نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنا جائز ہے۔ امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں اسی حدیث کے تحت بعض سلف سے نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنا مستحب نقل فرمایا ہے۔ ● ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے "یہاں تک اللہ کا ذکر کرو کہ منافق تمہیں ریاکار قرار دیں" (طبرانی، بیہقی) حضرت ابو مسلم خولانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا "اللہ کو یاد کرو یہاں تک کہ جاہل لوگ تمہیں مجنون سمجھیں۔ (حلیۃ الاولیا) یہ دونوں حدیثیں بھی ذکر بالجہر پر دلالت کرتی ہیں ● حضرت مغیرہ ابن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز کا سلام پھیرنے کے بعد بلند آواز سے فرماتے۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِیَّاہُ لَہُ النِّعْمَۃُ وَلَہُ الْفَضْلُ وَلَہُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ وَلَوْ کَرِہَ الْکَافِرُوْنَ" (مشکوٰۃ ص۸۸) ● فقہ حنفی کی مشہور ومعتبر کتاب رد المحتار شرح دُرِّ مختار میں حضرت امام شعرانی علیہ الرحمۃ سے نقل فرمایا۔ اَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ سَلَفًا وَخَلَفًا عَلَی اسْتِحْبَابِ ذِکْرِ الْجَمَاعَۃِ فِی الْمَسَاجِدِ وَغَیْرِہَا الخ یعنی علماء سلف وخلف کا اجماع ہے کہ مساجد وغیر مساجد میں جماعت کا ملکر ذکر کرنا مستحب ہے۔ (رد المحتار ص۴۸۱ جلد اول) ● تفسیر روح البیان جلد ۳ ص۳۰۶-۳۵۲ مرقات شرح مشکوٰۃ وخزینۃ الاسرار ص۵ پر مذکور ہے۔ کہ اگر ریاکاری نہ ہو تو بلند آواز سے ذکر کرنا جائز بلکہ مستحب ہے۔ تاکہ نیند وغفلت دور ہو۔ طبیعت میں سرور زیادہ ہو۔ دین کی عظمت ظاہر ہو۔ محلوں۔ دکانوں۔ کانوں۔ درختوں اور حیوانوں تک برکت کا وصول ہو سننے والوں کو بھی پڑھنے والوں کی طرح ذکر کی تعلیم و رغبت ہو۔ اور ذکر سننے والی ہر خشک وتر چیز قیامت کے دن پڑھنے والے کی گواہ ہو" ● شیخ محمد تھانوی فرماتے ہیں۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد نماز اپنے صحابہ کے ساتھ بلند آواز سے تسبیح وتہلیل وذکر فرماتے تھے (دلائل الاذکار ص۸۲) ● مساجد میں حلقہ بناکر باجماعت ذکر جہر کرنا اور قصیدہ و شجرہ پڑھنا سادات صوفیاء کرام کا معمول۔ ان کے آباؤ اجداد سے منقول اور شرعاً جائز و مطلوب ہے" (فتاویٰ خیریہ) **فائدہ۔** ذکر جہر کے جواز میں امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے "نتیجۃ الفکر فی الجہر بالذکر" شیخ عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے "توسیل المرید الی المراد ببیان احکام الاحزاب والاوراد" اور مولانا عبد الحی صاحب لکھنوی نے "سباحۃ الفکر فی الجہر بالذکر" کے نام سے مستقل رسائل تصنیف فرمائے ہیں۔ من شاء التفصیل فلیرجع الیہا۔

بلند آواز سے درود شریف کی فضیلت

علامہ عبد الرحمٰن صفوری رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور ومعروف کتاب "نزہۃ المجالس" میں نقل فرماتے ہیں کہ "جب واعظ آیہ کریمہ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا، پڑھے تو سامعین بلند آواز سے درود شریف پڑھیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ جس نے مجھ پر بلند آواز سے درود پڑھا ہر پتھر ڈھیلا خشک اور تر چیز اس کی گواہ بن جاتی ہے۔ بعض صالحین کا بیان ہے کہ میرا ایک ہمسایہ اپنے نفس پر بہت زیادتی کرتا تھا۔ میں نے اس کو توبہ کے لئے کہا لیکن وہ باز نہ آیا۔ جب وہ فوت ہوا تو میں نے اُسے جنت میں دیکھا۔ اور پوچھا کہ تو نے یہ مرتبہ کیسے پایا اس نے کہا میں ایک محدث کے پاس گیا اور اس سے سُنا کہ جو بلند آواز سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھے اُس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ پس میں نے اور دیگر حاضرین نے بلند آواز سے درود شریف پڑھا اور اللہ تعالیٰ نے ہم سب کو بخش دیا۔ "المورد العذب" میں منقول ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے دنیا میں مجھ پر بلند آواز سے درود شریف پڑھا فرشتے آسمانوں میں اس کے لئے رحمت کی دعا کرتے ہیں امام نووی نے کتاب الاذکار میں خطیب بغدادی وغیرہ علماء ومحدثین سے نقل فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر بلند آواز سے درود شریف پڑھنا مستحب ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وبارک وسلم (نزہۃ المجالس جلد ثانی باب فضل الصلوٰۃ علیہ صلی اللہ علیہ وسلم)۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم درود وسلام خود سنتے ہیں

ابن قیم (جو مخالفین اہل سنت کے امام ہیں) اپنی مشہور کتاب "جلاء الافہام" میں طبرانی وترغیب وابن ماجہ کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں کہ ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن مجھ پر درود کی کثرت کرو تحقیق یہ یوم مشہود ہے۔ جس میں ملائکہ حاضر ہوتے ہیں۔ کوئی بندہ نہیں جو مجھ پر درود پڑھے مگر مجھے اُس کی آواز پہنچ جاتی ہے۔ چاہے وہ کہیں بھی ہو۔ ہم (صحابہ) نے عرض کیا۔ کیا حضور کی وفات کے بعد بھی؟ فرمایا میری وفات کے بعد بھی بیشک اللہ نے زمین پر انبیاء کے اجسام کھانا حرام فرما دیا (جلاء الافہام ص۶۳) مشکوٰۃ شریف میں ہے کہ اس ارشاد کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ فَنَبِیُّ اللّٰہِ حَیٌّ یُرْزَقُ یعنی اللہ کا نبی (بعد وفات بھی) زندہ ہوتا ہے اور اسے رزق دیا جاتا ہے۔ (مشکوٰۃ ص۱۲۱) ● درود شریف کی مشہور ومستند ومعتبر کتاب "دلائل الخیرات" شریف میں مذکور ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا گیا۔ کہ جو لوگ بظاہر حضور سے غائب ہیں (دوسرے شہروں میں رہتے ہیں) اور جو حضور کے بعد آئیں (پیدا ہوں) گے۔ آپ کے نزدیک ان

کے درود کا کیا حال ہے۔ پس حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، اَسْمَعُ صَلٰوۃَ اَھْلِ مَحَبَّتِیْ وَاَعْرِفُھُمْ یعنی اہل محبت کا درود دیتا ہے وہ نزدیک ہوں یا دُور، میں (بلاواسطہ) خود سنتا ہوں اور انہیں پہچانتا بھی ہوں اور غیر اہل محبت کا درود مجھ پہ پیش کیا جاتا ہے۔ (دلائل الخیرات شریف ص۲۵ مع شرح مطالع المسرات ص۸۱)۔

● حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ مَامِنْ مُسْلِمٍ یُسَلِّمُ عَلَیَّ اِلَّا رَدَّ اللّٰہُ عَلَیَّ رُوْحِیْ حَتّٰی اَرُدَّ عَلَیْہِ السَّلَامَ یعنی جو مسلمان مجھے سلام عرض کرتا ہے اللہ تعالےٰ میری رُوح کو عالم استغراق سے اس کی طرف متوجہ فرما دیتا ہے۔ اور میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں، (مشکوٰۃ شریف)۔

● نیز فرمایا۔ اِنِّیْ اَرٰی مَالَا تَرَوْنَ وَاَسْمَعُ مَالَا تَسْمَعُوْنَ یعنی جو غیب و دُور کی چیز تم نہیں دیکھتے وہ میں دیکھتا ہوں اور جو غیب و دُور کی بات تم نہیں سنتے میں سنتا ہوں (مشکوٰۃ شریف ص۴۵۷)

● علامہ یوسف بنہانی و شیخ عبدالحق محدث دہلوی اکابر بزرگانِ دین رحمۃ اللہ علیہم سے نقل فرماتے ہیں۔ کہ "اے مسلمان! جب تو حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یاد کرے اور درود عرض کرے تو نہایت حیا و ادب و تعظیم کی حالت اختیار کر۔ اس لیے کہ تحقیق آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تجھے دیکھتے ہیں اور تیرا کلام سنتے ہیں۔ کیونکہ آپ صفاتِ خداوندی سے متصف ہیں۔ اور صفات الٰہی میں سے ایک یہ بھی ہے کہ "اَنَا جَلِیْسُ مَنْ ذَکَرَنِیْ" یعنی جو میرا ذکر کرے میں اس کے پاس ہوں"۔ (سعادۃ الدارین ص۵۴۲۔ مدارج النبوۃ ج۲ ص۶۲۱)

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ کا ثبوت

سیرت کی مشہور کتاب السیرۃ الحلبیہ میں روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس پتھر اور درخت پر گذر فرماتے وہ حضور کی خدمت میں عرض کرتا اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ۔ (سیرۃ الحلبیہ ص۲۱۲ ج۱) یہی روایت اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ کے الفاظ کے ساتھ مشکوٰۃ شریف میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

● علامہ شہاب احمد خفاجی نے شرح شفا شریف میں روایت کیا کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے دس مرتبہ مجھے سلام عرض کیا یعنی اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ کہا گویا اس نے ایک غلام آزاد کیا"۔ (نسیم الریاض ج۳ ص۴۹۳)

● شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اپنی مشہور کتاب "انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ" میں فرماتے ہیں۔ کہ "جب صبح کی نماز پڑھے تو سلام پھیرنے کے بعد "اوراد فتحیہ" پڑھے جو کہ چودہ سو اولیاء کرام کے متبرک کلام کا مجموعہ ہے۔ اور اس میں ۷ صیغوں کے ساتھ یہ درود شریف مذکور ہے۔ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ۔ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَلِیْلَ اللّٰہ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ۔ شاہ ولی اللہ فرماتے ہیں۔ کہ جو شخص یہ اوراد حضوری و پابندی کے ساتھ پڑھے گا۔ وہ چودہ سو اولیائے کرام کی ولایت کا فیض پائے گا۔ (انتباہ ص۱۲۴)

● ابن القیمؒ نے "جلاء الافہام" میں درود شریف پڑھنے کے مقامات میں سے پینتیسواں (۳۵) مقام نمازوں کے بعد۔ درود شریف پڑھنا لکھا ہے۔ الموطن الخامس والثلاثون من مواطن الصَّلٰوۃِ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَقِیْبَ الصَّلَوٰتِ" اور اس کے تحت حضرت شبلی رضی اللہ عنہ کا واقعہ نقل کیا ہے۔ کہ وہ ہر فرض نماز کے بعد آیہ کریمہ لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ آخر سورۂ توبہ تک تلاوت فرما کر تین مرتبہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ پڑھتے تھے اس کے سبب انہیں بارگاہِ رسالت میں ایسا مقام و قرب حاصل ہوا۔ کہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں ان کے لیے قیام فرمایا اور ان کے ساتھ معانقہ فرما کر ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔ ابن قیمؒ نے اس کو بطور سند ذکر کر کے پنجگانہ نمازوں کے بعد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ پڑھنا ثابت کیا ہے (جلاء الافہام صفحہ ۲۷۸)۔

● تفسیر "روح البیان" میں درود شریف کے بیان میں اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ کو متعدد صیغوں کے ساتھ ذکر فرمایا ہے اور لکھا ہے کہ یہ درود شریف علماء میں مشہور ہے اور اس کے بہت خواص و فوائد ہیں۔ (تفسیر روح البیان جلد ۷ ص۲۳۵)۔

ان مختصر حوالہ جات سے معلوم ہوا۔ کہ درود شریف اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ صلے اللّٰہ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ پڑھنا بارگاہ رسالت میں لفظ یا کے ساتھ بصیغۂ خطاب صلوٰۃ و سلام عرض کرنا شرعاً جائز و ثابت ہے۔ اور عہد رسالت سے لے کر آج تک اہل اسلام و علماء و اولیاء کرام میں رائج و معمول ہے۔ اور نماز کے بعد اس کا پڑھنا بہت سی برکات و بارگاہ رسالت میں قبولیت و قرب کا باعث ہے۔ مدینہ منورہ میں پانچوں نمازوں کے بعد بارگاہ رسالت میں اسی طرح درود شریف پیش کیا جاتا ہے اور خود نماز میں ہر نمازی اپنے اپنے مقام پر بصیغۂ نداء و خطاب بارگاہ رسالت میں اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ عرض کرتا ہے یعنی اے نبی آپ پہ سلام اور اللہ کی رحمت و برکات نازل ہوں۔ لہٰذا نماز میں نداء و خطاب کے ساتھ جب سلام کرنا واجب ہے تو نماز کے علاوہ یہ طریقہ شرک و بدعت کیسے ہوسکتا ہے؟

● مولوی حسین احمد مدنی "سابق صدر دیوبند نے اپنے رسالہ "شہاب ثاقب" کے ص۶۵ پر لکھا ہے کہ "ہمارے (دیوبند) کے بزرگانِ دین اس صورت (اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ) اور جملہ صُوَرِ درود شریف کو اگرچہ بصیغۂ خطاب و ندا کیوں نہ ہوں مستحب و مستحسن جانتے ہیں اور اپنے متعلقین کو اس کا امر کرتے ہیں۔ (اس امر کے باوجود معلوم نہیں دیوبند کے متعلقین اس درود شریف کے بارے میں کیوں اختلاف کرتے ہیں اور اس کے وِرد سے محروم کیوں ہیں؟)۔

درود شریف کی مجالس

دیلمی حضرات ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ مجھ پر درود شریف پڑھ کر اپنی مجالس کو زینت دو۔ تحقیق مجھ پر درود پڑھنا قیامت کے دن تمہارے لیے نور ہوگا۔ نیز فرمایا جس قوم نے اپنی مجلس میں نہ اللہ کا ذکر کیا اور نہ اپنے نبی پر درود پڑھا۔ قیامت کے دن اگرچہ وہ جنت میں داخل ہو جائیں (اس مجلس میں ذکر و درود نہ پڑھنے کی وجہ سے اس ثواب کی کمی کے باعث) انہیں حسرت ہوگی (حصن حصین ص۲۷۷) بعض صحابہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ جس مجلس میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھا جاتا ہے۔ اس مجلس

(باقی صفحہ ۶ پر)

سے ایک ایسی پاکیزہ خوشبو اٹھتی ہے جو آسمان تک پہنچ جاتی ہے پس فرشتے کہتے ہیں یہ وہ مجلس ہے جس میں محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھا گیا ہے۔ (دلائل الخیرات شریف ص۲۵) ان احادیث مبارکہ سے درود شریف کی مجالس کی اہمیت اور ان کا مزین و معطر و مبارک ہونا ظاہر ہے الحمد للہ اہل سنت و جماعت کی محافل و مجالس و اجلاس میں درود شریف کی عام کثرت ہوتی ہے خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو درود پاک کی مجالس قائم کرتے ان میں شریک ہوتے اور سب مل کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کے مطابق صلوٰۃ و سلام سے اپنی مجالس کو زینت دیتے ہیں۔

نوٹ عام طور پر یہ مشہور ہے کہ کسی نمازی کے پاس بلند آواز سے نہیں پڑھنا چاہیئے اور بعض لوگ جو عموماً نماز با جماعت کے بعد آتے ہیں یا ایسے لوگوں کی حمایت کرتے اور دل میں کچھ بد عقیدگی رکھتے ہیں اس مسئلہ کی آڑ لے کر مساجد میں نماز کے بعد جو درود شریف پڑھا جاتا ہے اس کو روکنا چاہتے ہیں۔ حالانکہ چاہیئے یہ کہ وہ لوگ خود وقت پر آئیں حکم شریعت کے مطابق نماز باجماعت ادا کریں اور اس کے بعد سب مسلمانوں کے ساتھ مل کر بارگاہ رسالت میں صلوٰۃ وسلام پیش کریں۔ مگر وہ اس کے برعکس ایک تو جماعت ترک کرتے ہیں اور دوسرا اس ذکر پاک کو روکنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور اس موقع پر اس مسئلہ کو خواہ مخواہ غلط طور پر پیش کرتے ہیں۔ کیونکہ اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ جب لوگ سنت کے مطابق نماز باجماعت ادا کرنے کے بعد کلمہ شریف درود شریف پڑھیں یا قرآن پاک کا درس ہو یا کوئی دینی جلسہ منعقد ہو یا بقر عید کے ایام میں بعد نماز تکبیریں پڑھی جائیں یا نماز کے بعد طواف شروع ہو تو ایک دو تارک الجماعت آ کر کہیں کہ ہم نے نماز پڑھنی ہے لہٰذا تم یہ ذکر وغیرہ کا سلسلہ بند کر دو۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب جماعت کا وقت ہو اور لوگ نماز میں مشغول ہوں یا کسی جگہ پہلے سے کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو تو اس صورت میں کوئی شخص بعد میں آ کر اس کے پاس بلند آواز سے نہ پڑھے بہر حال کسی تارک الجماعت کی خاطر جماعت کے بعد ایک معقول و باقاعدہ طریقہ سے ذکر خیر کو روکنے کی بجائے ایسے شخص کو تنبیہ کی جائے کہ وقت پر جماعت میں شریک ہو اور ذکر پاک کی مجلس میں شامل ہو کر سعادت سے بہرہ ور ہو اور اگر کبھی جماعت سے رہ جائے تو ذرا الگ ہو کر زیادہ توجہ کے ساتھ نماز پڑھ لے۔ لیکن ذکر پاک کو روکنے کا وبال ہرگز اپنے سر نہ لے کیونکہ نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے اور عہد رسالت سے آج تک مسلمانوں میں رائج و معمول ہے۔ واللہ ورسولہ اعلم ؎

بقیہ: قبولیت دعا کے شرائط

سورۂ فاتحہ پڑھنے کی بجائے صرف سورۂ فاتحہ کا نام لیا جائے یا اس کا پہلا حرف یا پہلا اور آخری حرف بول دیا جائے اور سورۂ فاتحہ نہ پڑھی جائے تو ایسا کرنا ہرگز جائز نہ ہوگا اور نماز ہرگز نہ ہو گی۔ یا اگر سجدہ میں تسبیح کے اصل الفاظ پڑھنے کی بجائے لفظ تسبیح بول دیا جائے۔ یا س ع وغیرہ حروف بول دئیے جائیں تو ہرگز جائز نہ ہوگا۔ اسی طرح درود شریف کی بجائے صرف صلعم لکھ دینا یا بول دینا اور اس کو درود شریف سمجھ لینا جائز نہیں ہے۔

شرط ۵: بکثرت درود شریف پڑھنا اور اس کے مختصر فضائل

دعاؤں کی قبولیت کے لئے بکثرت درود شریف پڑھنا زود اثر ہے۔ اور جملہ حاجات دینی و دنیاوی کو پورا کرنے میں معاون ہے۔ حدیث حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت عرض کیا کہ میں حضور پر بہت درود شریف بھیجا کرتا ہوں۔ (آئندہ کے لئے مجھے کوئی حد بتا دیں کہ) میں اپنے درود کا کتنا کا کتنا حصہ آپ کے لئے مخصوص کر دوں فرمایا جتنا چاہو میں نے عرض کیا چوتھائی حصہ؟ فرمایا جتنا چاہو اور اگر (اس سے بھی) بڑھا دو تو تمہارے لئے اور بہتر ہوگا۔ میں نے عرض کیا نصف حصہ؟ فرمایا جتنا چاہو اور اگر (اور بھی) زیادہ کر دو تو تمہارے حق میں اور بھی بہتر ہوگا۔ میں نے عرض کیا کہ اب میں سب وقت آپ پر درود کے لئے مخصوص کر دوں گا۔ فرمایا اس صورت میں اللہ تعالےٰ خود ہی تمہارے فکروں کو دور اور ضرورتوں کو پورا کرے گا۔ اور تمہارے گناہ بھی معاف کر دی جائیں گی۔ (رواہ الترمذی (جلاء الافہام) حدیث: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے روز میرے ساتھ تمام لوگوں میں سے سب سے زیادہ تعلق رکھنے والا وہ شخص ہوگا۔ جو مجھ پر درود سب سے زیادہ بھیجنے والا ہوگا۔ (جامع ترمذی) حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیامت کے روز اس دن کے خطرات اور ہولناک مواقع سے تم میں سے سب سے زیادہ محفوظ اور نجات یافتہ وہ شخص ہوگا۔ جو دنیا میں مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجنے والا ہوگا۔ (میرے لئے تو) اللہ تعالےٰ کا اور اس کے فرشتوں کا درود ہی کافی تھا یہ تو اللہ تعالےٰ نے مومنوں کو ثواب پانے کا ایک موقع دیا ہے۔ (در منثور بحوالہ ترغیب اصبہانی و مسند دیلمی)

درود شریف کی برکات و فضائل کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا۔ یہ تو مختصر لکھے ہیں۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل کرے گا۔ اور اس کے دس گناہ معاف کر کے اسے دس درجے بلند کرے گا ایک روایت میں ہے۔ کہ اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جائیں گی (ترجمہ الشفا حصہ دوم ص۹۵) حدیث: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ بروز قیامت میرے نزدیک لوگوں میں سے بہتر وہ شخص ہوگا۔ جس نے مجھ پر بکثرت درود شریف بھیجا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ جس نے کتاب میں مجھ پر درود لکھا جب تک اس کتاب میں میرا نام رہے گا۔ برابر فرشتے اس کے لکھنے والے کے لئے استغفار کرتے رہیں گے۔ بعض حدیثوں میں مروی ہے کہ میری بارگاہ میں کچھ ایسے لوگ پیش ہوں گے کہ میں انہیں کثرت درود کی بنا پر جو انہوں نے مجھ پر پڑھا پہچان لوں گا۔

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے سے گناہ اس طرح مٹ جاتے ہیں۔ جس طرح ٹھنڈے پانی سے پیاس یا آگ بجھتی ہے اور آپ پر درود بھیجنا غلام آزاد کرنے سے زیادہ افضل ہے۔ حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص کسی روز ہزار مرتبہ درود پڑھے گا وہ اسی زندگی میں بہشت کے اندر اپنی جگہ دیکھ لے گا۔ (جلاء الافہام بحوالہ ابن الغازی)

سہ روزہ مجدد کانفرنس

شیخوپورہ غلہ منڈی کی جامع مسجد میں زیر اہتمام قبلہ عالم شیخ طریقت صاحبزادہ میاں محمد جمیل صاحب سجادہ نشین شرقپور شریف و صدر مرکزی انجمن حزب الرسول، سہ روزہ عظیم الشان مجدد کانفرنس ۲، ۳، ۴ جولائی ۶۲ء کو منعقد ہوئی۔ پہلے اجلاس کا افتتاح ناظم مرکزی انجمن حزب الرسول حضرت مولانا حکیم سید غلام معین الدین نعیمی کی تقریر سے ہوا۔ ہر سہ اجلاس نہایت کامیاب رہے۔ بکثرت علماء اہل سنت و مشائخ طریقت نے شرکت فرمائی۔ نامہ نگار

قصور ۸ جولائی کو جامع مسجد کوٹ کالوں قصور میں یوم مجدد زیر اہتمام حضرت صاحبزادہ میاں محمد جمیل صاحب صدر مرکزی انجمن حزب الرسول منعقد ہوا جس میں بکثرت علماء کرام مشائخ عظام نے شرکت فرمائی۔ (نامہ نگار)

کراچی ۷، ۸ جولائی کو کراچی میں حضرت سیدی صدر الافاضل قدس سرہٗ کا عرس مبارک نہایت شان و شوکت سے منعقد ہوا جس میں حضرت علامہ مولانا احمد سعید صاحب کاظمی مدظلہ نے دونوں اجلاس میں خطاب فرمایا دوسرے اجلاس جامع آرام باغ میں دار العلوم مخزن عربیہ بحر العلوم کے فارغ التحصیل طلباء کی دستار بندی کی گئی اور سفیر عراق حضرت عبد القادر جیلانی نے تقسیم اسناد فرمائیں۔ چونکہ سیدی حضرت تاج العلماء مولانا مفتی محمد عمر صاحب نعیمی محدث کراچی ماہ ذی الحجہ میں زیارت حرمین شریفین کو گئے ہوئے تھے اسلیے اس وقت صرف فاتحہ ہو گئی تھی

مردہ مکلف نہیں کہ قبلہ کا ادب کرے ہاں جو بقید حیات ہیں۔ وہ قبلہ کی طرف پاؤں نہ کریں کہ بے ادبی ہے اور میت پر کوئی چیز لازم و واجب نہیں جس طرح نہلانے میں سہولت ہو وہ صورت اختیار کی جائے نہلانے والے کو ثواب ملے گا اگر حسبۃً للہ نہلائے۔ اجرت نہ لے ورنہ اجرت ہی اس کا ثواب ہے۔ هكذا فی فتاویٰ عالمگیری۔

(۲) میت کو سلا ہوا کپڑا یا جامہ یا کرتا اچکن وغیرہ پہنانا خلاف سنت ہے میت کے لئے مسنون طریقہ یہ ہے۔ کہ کفن یوں پہنائیں پہلے چادر پھر تہبند پھر کفنی پھر میت کو اس پر لٹائیں اور کفن پہنائیں۔ داڑھی اور تمام بدن پر خوشبو دیں اور مواضع سجود یعنی ماتھا ناک گھٹنے قدم پر کافور لگائیں پھر ازار یعنی تہبند لپیٹیں۔ پہلے بائیں جانب سے پھر داہنی جانب سے پھر لفافہ لپیٹیں۔ پہلے بائیں طرف سے پھر داہنی طرف سے تاکہ داہنا اوپر رہے اور سر اور پاؤں کی طرف باندھ دیں کہ اترنے کا اندیشہ نہ رہے (عالمگیری کتب) واللہ تعالیٰ اعلم

"عرس قادری رضوی"

جامع مسجد اسلام پورہ کرشن نگر لاہور میں ۴، ۵، ۶ صفر، ۱۱، ۱۲ جولائی بروز بدھ جمعرات کو امام اہل سنت اعلیٰ حضرت مجدد اعظم قدس سرہٗ العزیز کا عرس سراپا قدس منعقد ہوگا بدھ کو بعد از نماز عشاء اور جمعرات کو قبل ظہر ۲ بجکر ۹ منٹ پر قل شریف ہوگا۔

"چار عیسائیوں کا قبول اسلام"

نماز جمعہ کے وقت چار افراد نے بطیب خاطر اسلام قبول کیا۔ حضرت علامہ جمال لکھنوی نے کلمہ پڑھایا۔

اسلامی نام محمد گلزار، محمد بشیر، محمد نذیر اور بشیراں رکھے گئے مولیٰ تعالیٰ استقامت عطا فرمائے۔

میلسی ۲۸ محرم الحرام کو ایک مسماۃ و ایک نوجوان میٹرک پاس لڑکی مولانا محمد حسن علی صاحب کے سامنے برضا و رغبت مشرف باسلام ہوئی۔ نومسلمہ کا اسلامی نام کنیز فاطمہ تجویز کیا گیا مولانا محمد حسن علی قادری الرضوی نے کلمہ شریف پڑھا کر اصول اسلامیہ قوانین شرعیہ سے متعارف کرایا۔ اور سنت شریف پر عمل کرنے کی تلقین فرمائی۔

داؤد خیل انجمن غوثیہ داؤد خیل کے خصوصی جلسہ میں مندرجہ ذیل بکثرت رائے پاس ہوئیں۔

یہاں کی مقامی جماعت اسلامی اور دیوبندی جماعت کے افراد کثرت طور پر مقامی انجمن غوثیہ کے معزز اراکین کے خلاف بے بنیاد جھوٹی عرضیاں ضلع پولیس کے اعلیٰ افسران کے دیتے رہتے ہیں اگرچہ ان کا جھگڑا انفرادی طور پر کسی سے ہو جاوے تو عرضیاں خلاف انجمن غوثیہ کے سرکردہ معزز حضرات کے خلاف دیتے ہیں جس کی وجہ سے بلاوجہ ان کو تھانہ میں بلایا جاتا ہے۔

ہم پرزور طور پر حکومت وقت کے اعلیٰ افسران کی خدمت میں عرض کرتے ہیں انکے اس کثرت جھوٹا سلسلہ کے خلاف ایکشن لینا چاہئے تاکہ آئندہ کے لئے سدباب ہو جائے غلام یٰسین صدر انجمن غوثیہ داؤد خیل۔

تعارف و تبصرہ

کتابچہ محدث اعظم پاکستان

اس کتابچہ کو مولانا حسن علی صاحب میلسی نے شیخ الحدیث حضرت علامہ ابو الفضل محمد سردار احمد لائل پوری رحمۃ اللہ علیہ کی عظیم و جلیل اور محبوب و مقبول شخصیت کے حالات پر مرتب کیا ہے یہ کتابچہ حصہ اول ہے اس میں حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کی ولادت، مختصر شجرہ نسب ابتدائی تعلیم، بریلی و اجمیر شریف کا زمانہ طالب علمی، بریلی شریف کی سرزمین پر تاریخی مناظرہ، احمد آباد اور بمبئی کے مناظرے پاکستان میں آمد اور جامعہ رضویہ مظہر اسلام کا قیام، عظیم و جلیل تعلیمی خدمات اور مجاہدانہ کارنامے، مخالفین کی حرکتیں و شرارتیں اور وصال شریف کے حالات کا اجمالی نقشہ اور مناقب و مدائح میں نظمیں و قطعات درج ہیں۔

قیمت پچاس پیسے مع ڈاک خرچ ۶۲ پیسے ہے۔

ملنے کا پتہ:۔ سگ بارگاہِ شیخ الحدیث محمد حسن علی قادری رضوی چوک غوثیہ رضویہ میلسی ضلع ملتان۔

چک ۹۸ روڑ کا ناظم اعلیٰ مولانا محمد رفیق صاحب نے جڑانوالہ میں پاک سنی تنظیم کے شعبہ کا افتتاح کیا۔ اور مندرجہ ذیل عہدیدار مقرر ہوئے۔

حضرت مولانا عبد الرحمٰن سرپرست صدر جناب محمد یعقوب صاحب نائب صدر جناب محمد شریف صاحب ناظم، حاکم علی خان، ماسٹر نواب دین صاحب خازن، میاں کریم بخش صاحب ناظم نشر و اشاعت منشی خان،

بندیال شریف ۲۱، ۲۲ محرم الحرام بروز جمعہ، ہفتہ کو قبلہ عالم حضرت مولانا یار محمد صاحب بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کا سولھواں عظیم الشان سالانہ عرس مبارک زیر سرپرستی حضرت مولانا صاحبزادہ محمد عبد الحق صاحب بمقام جامعہ مسجد بندیال شریف ضلع سرگودھا میں بڑے تزک و احتشام سے منعقد ہوا۔ جس میں مقررین حضرات اور نعت خواں حضرات نے شرکت کی۔

حسن ابدال قبلہ عالم مخدوم زمن خواجہ زین الدین رحمۃ اللہ علیہ خواجہ نگرودی کا عرس مبارک ۱۵، ۱۶، ۱۷ جون بروز ہفتہ، اتوار، پیر کو منعقد ہوا جس میں ہزار ہا زائرین نے شرکت کی چادر کا جلوس نکالا گیا محفل مواعظ حسنہ میں الحاج شاہ عارف اللہ قادری راولپنڈی، مولانا سید زبیر حسین شاہ ومہتمم صدر مدرس مدرسہ رحمانیہ ہری پور نے حاضر و ناظر کے مسئلہ پر بصیرت افروز بیانات فرمائے۔

محفل سماع منعقد ہوئی جس میں مبارک علی خان فتح علی خان اور منظور احمد نیازی وغیرہ قوالوں نے شرکت کی۔

علی پور شریف شیخ المشائخ قبلہ عالم الحاج پیر صوفی سید جماعت علی شاہ صاحب لاثانی قدس سرہٗ کا چوبیسواں سالانہ عرس مبارک زیر سرپرستی قبلہ عالم صاحبزادہ الحاج پیر سید علی اکبر شاہ صاحب زیب آستانہ عالیہ لاثانیہ علی پور شریف مورخہ ۱۰، ۱۱ جون مطابق ۲۵، ۲۶ محرم الحرام بروز منگل بدھ بمقام علی پور شریف ضلع سیالکوٹ نہایت تزک و احتشام سے منعقد ہوا۔ جس میں اکناف عالم کے مشائخ عظام و علماء کرام و نعت خواں نے شرکت فرمائی۔

لاہور امیر اعلیٰ پاک سنی تنظیم حضرت علامہ مولانا غلام جہانیاں صاحب مدظلہ ۳۰ جون کو دفتر سواد اعظم میں رونق افروز ہوئے آپ نے بتایا کہ پاک سنی تنظیم کی شاخیں ملک ہمہ گیر حیثیت سے بڑی تیزی سے قائم ہوتی جا رہی ہیں۔ ہماری پوری کوشش یہ ہے کہ اس تنظیم کے تحت پاکستان کے تمام سنی منسلک ہو کر مکمل اتحاد و اتفاق سے ملک و ملت کی خدمت کریں

آپ نے یہ بھی فرمایا مستقبل قریب میں پاک سنی تنظیم ملک ماہرِ افتخار حضرات کی ایک مجلس بلانے والی ہے جس میں حضرت علامہ غزالی وقت مولانا احمد سعید صاحب کاظمی مدظلہ حضرت مولانا سید محمود احمد رضوی ناظم اعلیٰ مغربی جمعیۃ العلماء پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد حسین صاحب نعیمی حضرت مولانا صاحبزادہ فضل الرسول صاحب جامعہ رضویہ لائلپور اور حضرت مولانا حکیم غلام معین الدین نعیمی نائب صدر مرکزی جمعیۃ العلماء پاکستان بھی شریک ہوں گے اس میں ایک جامع تنظیمی منصوبہ مرتب کیا جائے گا امیر اعلیٰ موصوف نے فرمایا میں نے

ذخیرہ کتب:۔ سید منور علی شاہ صاحب (امریکہ) پیشکش:۔ محمد احمد ترازی